جناب طالب ہاشمی

تبصرہ کتب

عطاء الرحمن ثاقب
اکرام اللہ ساجد

نام کتاب سید بادشاہ کا قافلہ

مؤلف : آباد شاہ پوری ضخامت : ۵۶۴ صفحات

بڑا سائز، کاغذ کتابت، طباعت عمدہ، مجلد، سنہری ڈائیدار، قیمت ۴۸ روپے

ناشر : البدر پبلی کیشنز۔ ۲۳۔ راحت مارکیٹ اردو بازار۔ لاہور

سید احمد شہید بریلوی نے عزم و ہمت، صبر و استقامت اور راہِ حق میں بلاکشی کے جو نقوش صفحۂ گیتی پر مرتسم کئے وہ ابد الآباد تک اہلِ ایمان کے دلوں میں حرارت پیدا کرتے رہیں گے فی الحقیقت احیاء دین کے سلسلہ میں سید احمد شہیدؒ اور ان کے سرفروش رفقاء کی مساعی جمیلہ اور ان کی داستانِ جہاد و شہادت ہماری تاریخ کا ایک تابناک باب ہے، اتنا تابناک کہ اس کی روشنی میں ملتِ اسلامیہ اپنی منزلِ مقصود کا رخ متعین کر سکتی ہے۔ مولانا سید سلیمان ندویؒ نے سید احمدؒ کی تحریکِ جہاد کا تعارف یوں کرایا ہے:

"تیرھویں صدی میں جب ایک طرف ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی طاقت فنا ہو رہی تھی اور دوسری طرف ان میں مشرکانہ رسوم اور بدعات کا زور تھا، مولانا اسمٰعیل شہید اور حضرت سید احمد بریلویؒ کی مجاہدانہ کوششوں نے تجدیدِ دین کی نئی تحریک شروع کی یہ وہ وقت تھا جب سارے پنجاب پر سکھوں کا اور باقی ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ تھا۔ ان دو بزرگوں نے اپنی بلند ہمتی سے اسلام کا علم اٹھایا اور مسلمانوں کو جہاد کی دعوت دی جس کی آواز ہمالیہ کی چوٹیوں اور نیپال کی ترائیوں سے لے کر خلیج بنگال کے کناروں تک یکساں پھیل گئی اور لوگ جوق جوق اس علم کے نیچے جمع ہونے لگے۔ اس مجددانہ کارنامہ کی عام تاریخ لوگوں کو یہیں تک معلوم ہے کہ ان مجاہدوں نے سرحد پار ہو کر سکھوں سے مقابلہ کیا اور شہید ہوئے حالانکہ یہ واقعہ اس کی پوری تاریخ کا صرف ایک باب ہے۔"

(دیباچہ سید احمد شہید از سید ابوالحسن علی ندوی)

سید احمد شہیدؒ کی سیرت اور تحریکِ جہاد پر اس سے پہلے بھی کئی بلند پایہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب مولانا آباد شاہ پوری نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ جناب آباد شاہ پوری کا نام پاکستان کے علمی اور دینی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں، وہ ایک کہنہ مشق صحافی اور ایسے بلند پایہ ادیب ہیں جن کا قلم موتی بکھیرتا ہے اور جن کو زبان و بیان پر قابلِ رشک قدرت حاصل ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مبداء فیض نے انہیں قلبِ تپاں سے نوازا ہے۔ وہ متعدد گرانقدر کتابوں کے مصنف ہیں، لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ زیرِ نظر کتاب ان کی تمام تصنیفات میں شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ کتاب کی زبان اتنی شُستہ و رفتہ اور اسلوبِ نگارش ایسا دلآویز ہے کہ قاری کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اور پھر اس پر خلوص، عقیدت اور سوزِ دروں کی ایسی گہری چھاپ ہے کہ سخت سے سخت دلوں کو پگھلا کر رکھ دیتی ہے اور اس کے باوصف اس میں صحتِ واقعات کا اس قدر اہتمام کیا گیا ہے کہ تاریخ کے چہرے پر ذرا بھی خراش نہیں آئی۔ کتاب کا تعارف خود فاضل مؤلف نے "بانگِ رحیل" کے عنوان سے بڑے نچے تلے انداز میں کرایا ہے اس کی چند ابتدائی سطریں ملاحظہ ہوں:

"یہ ایک عظیم تحریک کے قافلہ شوق کی داستانِ جلیل و جمیل ہے۔ برِصغیر پاکستان و ہند کی پہلی اسلامی تحریک کے قافلے کی داستانِ لازوال۔ اُن روح پرور دینی ولولوں اور کفر و باطل کے ساتھ جانگسل تصادموں اور تیغ و ممن کی داستانِ جانگداز جس کے اوراق بالاکوٹ کی شہادت گاہ سے اندرونِ ملک کے قید خانوں اور انڈیمان کے وحشت ناک جزیروں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ تقریباً سوا سو برس کے عرصے پر محیط ایک ایسی داستان جس کو جنم دینے والا ایک ایک لمحہ ایمان افروز ہے جذب و شوق کی کائنات لیے ہوئے ہے۔"

فاضل مؤلف کے اپنے قول کے مطابق اس تصنیف سے ان کا مقصد مسلمان نوجوانوں خصوصاً ان تحریکوں کے کارکنوں کو فکر و نظر اور کردار و عمل کی تربیت کا گراں بہا سرمایہ بہم پہنچانا ہے جو خالص کتاب و سنت کے اسلام کو سربلند کرنے کی جدوجہد کر رہی ہیں۔

کتاب کے چار ابواب ہیں، مشہد بالاکوٹ، صادق پور، انڈیمان اور حرف گذشت۔ ان ابواب میں سید احمد شہیدؒ کی تحریکِ احیاءِ دین کو نہایت موثر انداز میں منزل بہ منزل چلتے دکھایا گیا ہے۔ حق یہ ہے کہ مولانا آباد شاہ پوری نے اپنے موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ کتاب تاریخ اور ادب کا نہایت حسین امتزاج ہے اور پاکستان کے علمی اور ادبی سرمائے میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ ہم جناب آباد شاہ پوری کو اس ایمان افروز تصنیف پر عمقِ قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ناشرین بھی داد و تحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کتاب کو اس